فتاویٰ الشیخ عبداللہ ابن بازؒ
مترجم: سمیع الرحمٰن☆

عید میلاد النبی ﷺ اور اس طرح کی دیگر مجالس

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهداه.

ہر قسم کی تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ہے اور درود وسلام محمد رسول اللہ ﷺ پر، اس کی آل اور اصحاب پر اور ان پر جنہوں نے ان کی ہدایت سے رہنمائی پائی۔

سوال بہت سے لوگوں کی طرف سے سوالات موصول ہوئے ہیں کہ محفل میلاد اور اس میں آپ ﷺ کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا، آپ پر سلام بھیجنا اور اس طرح کے دیگر امور کا کیا حکم ہے؟

جواب محفل میلاد اور اس طرح کی دیگر محافل کا انعقاد جائز نہیں، کیونکہ یہ دین میں ایک نیا کام ہے اس لیے کہ اس کام کو نہ تو رسول اللہ ﷺ نے کیا، نہ خلفاء راشدین نے، نہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام ہی نے کیا جب کہ وہ لوگ بہترین زمانے میں موجود تھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ سنت کو جاننے والے، آپؐ کے ساتھ کامل محبت رکھنے والے اور شریعت کی پیروی کرنے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» [صحيح البخاري:٢٦٩٧]

''جس نے ہماری شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو شریعت میں نہیں وہ مردود ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا: « عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي تَمَسَّكُوا بِهَا، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ » [صحيح سنن أبي داود:٤٦٠٧]

''تم پر واجب ہے کہ تم میرے بعد (اسی طرح) میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ خبردار! (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچتے رہنا۔ بے شک (دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث میں بدعت کو ایجاد کرنے اور ان پر عمل کرنے پر شدید وعید سنائی گئی ہے جس سے اس عمل کی شناعت کا پتہ چلتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

◉ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ [الحشر:٧]

''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔''

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ

◉ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [النور:۶۳]
''رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔''

◉ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ [الأحزاب:۲۱]
''درحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یومِ آخر کا اُمیدوار ہو۔''

◉ ﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [التوبة:۱۰۰]
''اور مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔''

◉ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة:۳]
'' آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔''

اس مفہوم کی قرآن میں اور بہت سی آیات موجود ہیں۔

اللہ نے اپنے دین کو تمام کر دیا اور یقیناً یہ دین ہر اعتبار سے مکمل ہے۔ میلاد جیسی بدعت کو قبول کرنے سے یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے دین کو مکمل نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو کما حقہ پیغام شریعت نہیں پہنچایا جس پر وہ عمل کر سکیں۔ یقیناً آپؐ نے امت تک دین سے متعلقہ تمام اُمور پہنچا دیئے ہیں بلکہ بدعات سے دور رہنے کا حکم دیا، لیکن آپؐ کے بعد والے لوگوں نے اللہ کی شریعت میں اضافے کرنا شروع کر دیئے جس کی ان کو اجازت نہیں تھی اور اس بات کے دعوے کرنے لگے کہ یہ اعمال اللہ کے زیادہ قریب کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دین سے متعلقہ امور کا واضح پیغام پہنچا دیا اور اپنی امت کے لیے ہر اس راستے کی راہنمائی فرمائی جو جنت کی طرف لے جاتا ہو اور جہنم سے دور کرتا ہو اور اس کی دلیل یہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

«مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَىٰ خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرُهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ» [صحيح مسلم:۱۸۴۴]
''مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا اس پر یہ بات ضروری تھی کہ جس امر میں وہ اپنی امت کی بھلائی دیکھے اس کو بتلا دے اور جس میں برائی دیکھے اس سے ڈرائے۔''

نبی ﷺ تمام انبیاء میں سے افضل ترین اور خاتم الانبیاء اور ایک کامل دین کے داعی ہیں۔ اگر میلاد جیسی محفلیں دین کا حصہ ہوتیں جس کو اللہ پسند کرتا تو آپؐ اپنی اُمت کے لیے نشاندہی ضرور کر دیتے یا اپنی زندگی میں اس کو اختیار کرتے اور اس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سر انجام دیتے۔ اگر اس قسم کی چیز نبیؐ اور صحابہ کی زندگیوں میں وقوع پذیر نہیں ہوئی تو پھر بخوبی جان لینا چاہیے کہ ان محفلوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ دین کے اندر بدعت ہے جس سے اللہ

کے رسول نے اپنی اُمت کو ڈرایا ہے جیسا کہ پہلے احادیث میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اسی سے متعلقہ آپ ﷺ کا ایک قول ہے جو آپ ﷺ خطبہ جمعہ میں پڑھا کرتے:

« أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» [صحیح مسلم: ۸۶۷]

''اما بعد! بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے اور سب سے برے اُمور، دین میں اضافہ ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

علماء حق نے مذکورہ بالا دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے میلاد منانے کا رد فرمایا ہے اور لوگوں کو اس سے کلی اجتناب کی ہدایت کی ہے، لیکن کچھ لوگوں نے اس کو سند جواز بخشنے کیلئے اس میں ہونے والی منکرات، مثلاً رسول اللہ ؐ کے بارے میں غلو سے کام لینا، عورتوں مردوں کا اختلاط، آلات موسیقی کا استعمال اور اس طرح کی دوسری چیزیں جس سے شریعت مطہرہ نے روکا ہے اس کو بدعت حسنہ کا نام دے دیا ہے، جو کہ محض دل کو تسلی دینے والی بات ہے۔ قاعدہ شرعیہ ہے کہ جس بات پر لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹانا چاہیے جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ [النساء: ۵۹]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔''

اسی طرح ﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ [الشوری: ۱۰]

''تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو، اس کا فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے۔''

ہم نے اس مسئلہ یعنی (عید میلاد کی محافل) کو اللہ کی کتاب کی طرف لوٹا دیا ہے جو ہمیں اتباع رسول کا حکم دیتا ہے بلکہ وہ ان جیسے معاملات میں ہماری رہنمائی کے لیے ہی نازل کیا گیا۔ وہ ہمیں قرآن کے منع کیے گئے امور کے ارتکاب سے ڈراتا ہے اور اس بات کی خبر دیتا ہے کہ اللہ نے اس امت کے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے، لہٰذا اس قسم کی محفلوں کا اسلام میں اور اللہ کی مکمل کی گئی شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح جب ہم نے اس مسئلہ کو حدیث پر پیش کیا تو وہاں سے بھی ہمیں اس سے متعلق کوئی دلیل نہ مل سکی جس میں یہ ہو کہ آپ ؐ نے اس کام کو کیا، کرنے کا حکم دیا یا آپ کے سامنے کیا گیا۔ آپ ؐ کے بعد صحابہ ؓ کا دور بھی اس بدعت سے یکسر خالی رہا، لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ خالصتاً دین میں نئی چیز ہے اور بدعت ہے اور اس کی یہود و نصاریٰ کی عیدوں کے ساتھ مشابہت ہے۔

مذکورہ بالا دلائل سے دین کے بارے میں ادنیٰ سی بصیرت رکھنے والے شخص اور حق کے متلاشی کے لیے اس کی قباحت کا مسئلہ واضح ہو جانا چاہیے اور انصاف یہی ہے کہ میلاد النبی کی محفلیں دین اسلام میں سے نہیں بلکہ وہ ایجاد کردہ بدعات ہیں جس کو اللہ اور رسول ؐ نے چھوڑنے اور اس سے بچنے کا حکم دیا ہے اور کسی عقل مند شخص کو اکثر لوگوں کو اس عمل بد پر عمل کرنے سے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے، کیونکہ حق پہچاننے کا معیار اکثریت کا عمل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ادلہ

شرعیہ سے اس کی پہچان ہوتی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے بارے میں کہا ہے: ﴿وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ [البقرة:١١١]

''ان کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو یا (عیسائیوں کے خیال کے مطابق) عیسائی نہ ہو۔ یہ ان کی تمنائیں ہیں۔ ان سے کہو! اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔''

اسی طرح فرمایا: ﴿وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [الانعام:١١٦]

''اور اگر آپ لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلیں جو زمین میں بستے ہیں تو وہ آپکو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔''

محفل میلاد بدعتی عمل ہونے کے ساتھ دیگر منکرات سے خالی نہیں ہے، جیسے عورتوں کا مردوں سے اختلاط، آلات لہو ولعب کا استعمال، نشہ آور چیزوں کا استعمال اور اسی طرح دوسری بڑی برائیاں جس میں انسان یقیناً مبتلا ہو جاتا ہے وہ شرک اکبر ہے۔ آپ ﷺ کے بارے میں غلو یا اولیاء کے بارے غلو، جیسے ان سے دعا کرنا اور ان سے فریاد طلب کرنا، ان کو مدد کے لیے پکارنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ غیب جانتے ہیں اور اس جیسے دوسرے کفریہ اُمور کہ جس کے ارتکاب میں لوگ جلدی کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوُّ فِي الدِينِ»

[صحیح سنن النسائي: ٣٠٥٧]

''دین میں غلو کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔''

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا:

«لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ»

[صحیح البخاري: ٣٤٤٥]

''مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم کی شان میں انتہا کر دی میں تو صرف ایک بندہ ہوں پس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

سب سے عجیب بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ ایسی محفلوں میں بڑے جوش وخروش سے شریک ہوتے ہیں، اس بدعت کا دفاع کرتے ہیں اور اللہ کے واجب کیے ہوئے فرائض کو پس پشت ڈال دیتے ہیں بلکہ ان کی طرف کان تک نہیں دھرتے۔ اور وہ اس بے جا حمایت پر اس کا شعور تک نہیں رکھتے کہ وہ کن برائیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ سب کچھ انسان کی ایمان کی کمزوری، کم عقلی، ناعاقبت اندیشی اور معاصی کے مسلسل ارتکاب کی وجہ سے ہے جن کے تسلسل نے ان کے دلوں پر زنگ کے گہرے نشان ثبت کر دیئے ہیں۔

نسأل الله العافية لنا ولسائر المسلمين

اسی ضمن میں یہ بات بھی ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ رسول اللہؐ میلاد میں حاضر ہوتے ہیں اور یہ لوگ آپ کو مرحبا اور سلام پیش کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں یہ ایک بہت بڑا جھوٹ اور جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے، کیونکہ آپؐ قیامت سے پہلے اپنی قبر سے نہیں نکلیں گے نہ لوگوں میں سے کسی سے ملیں گے اور نہ ہی ان کے اجتماعات میں حاضر ہوں گے بلکہ وہ قیامت تک اپنی قبر میں ٹھہرے رہیں گے۔ اور آپؐ کی روح اعلیٰ علیین میں ان کے رب

کے ہاں دارالکرامہ میں ہے جیسا کہ اللہ نے سورۃ المؤمنون میں فرمایا:

﴿ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَ. ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ﴾ [المومنون:١٥،١٦]

''پھر اس کے بعد تم کو ضرور مرنا ہے، پھر قیامت کے روز یقیناً تم اٹھائے جاؤ گے۔''

اور آپؐ نے فرمایا:

« أنا سيد ولد آدم يوم القيامة وأوّل من ينشق عنه القبر وأوّل شافع وأول مشفّع » [مسلم:٢٢٧٨]

''میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس سے قیامت کے دن قبر کو کھولا جائے گا اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا اور سب سے پہلا ہوں گا جس سے سفارش کروائی جائے گی۔''

عليه من ربه أفضل الصّلاة والسلام.

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث شریف اور جو بھی اس معنی کی آیات واحادیث ہیں ساری کی ساری اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے علاوہ دوسرے لوگ جو اس دنیا سے کوچ کر گئے فوت شدہ ہیں اور اس بات پر علمائے مسلمین کے درمیان اجماع ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں کہ وہ صرف قیامت کے دن ہی اپنی قبروں سے نکلیں گے۔

ہر مسلمان کو ان کاموں سے بچنے کی اور اس بات سے ڈرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو کہ جاہل لوگوں نے بدعات وخرافات کو گھڑ لیا جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یقیناً اللہ ہی مددگار اور اسی پر توکل ہے، کسی کام کے کرنے کی ہمت اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

☜ رہی آپ ﷺ پر درود بھیجنے کی بات تو یہ اللہ سے قریب ہونے اور اعمال صالحہ میں سے ہے۔ اللہ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا﴾ [الأحزاب:٥٦]

''اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا: « من صلى علي صلاة صلّى الله عليه بها عشرا » [صحيح مسلم:٣٨٤]

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔''

اور درود ہر وقت پڑھنا مشروع ہے خصوصاً دعاء کے آخر میں اس کی تاکید ہے بلکہ تمام اہل علم کے نزدیک نماز کے آخری تشہد میں پڑھنا واجب ہے اور بہت ساری جگہوں میں یہ سنت موکدہ بھی ہے، مثلاً اذان کے بعد، آپؐ کے تذکرہ کے بعد اور اسی طرح جمعہ کے دن اور رات میں بہت ساری احادیث اس بات پر شاہد ہیں۔

والله المسؤول أن يوفقنا وسائر المسلمين للفقه في دينه والثبات عليه، وأن يمن على الجميع بلزوم السنة، والحذر من البدعة، إنه جواد كريم، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه.

''اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہم سب کو سنت پر تمسک اور بدعات سے بچنے کی توفیق دے، بے شک وہ سخی اور عزت والا ہے۔ ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر رحمتیں نازل ہوں۔'' [مجموع فتاویٰ ابن باز:١٨٣/١]